مضبوط ٹھکانوں کو تباہ و برباد کرنے پر مجبور ہو گئے۔ انگریزوں نے بادشاہ سے اپنی غلطی کی معذرت چاہی۔ چنانچہ اورنگ زیب عالمگیر نے انہیں معاف کر دیا اور انہیں دوبارہ اپنے کارخانوں، فیکٹریوں اور کمپنیوں کے قیام کی اجازت مل گئی جس کے بعد ہی کلکتہ شہر کی داغ بیل پڑی۔

(تشریح جثتہ الاستعمار ص ۲۱۲، نشأۃ پاکستان ص ۳۰، تاریخ المسلمین فی شبہ القارۃ الہندیۃ جلد ۲ ص ۱۸۱، ص ۱۸۴، ۲۳۵، ۲۴۸، حقائق عن پاکستان ص ۲۷)

حسن انتخاب

سید نذیر نیازی مرحوم

"قادیان، دار الشیطان"

مشہور ماہرِ اقبالیات سید نذیر نیازی مرحوم (۱۹۰۰-۱۹۸۱ء) کے والد صاحب ایک زمانہ میں بسلسلہ ملازمت دینا نگر (گورداسپور) میں مقیم رہے۔ وہیں نیازی صاحب نے سکول میں داخلہ لیا۔ البتہ میٹرک کا امتحان قادیان کے ایک سکول سے پاس کیا۔ اس زمانہ تعلیم کے بارے میں ایک واقعہ انہوں نے خود سنایا۔

ہمیں سکول میں تاریخ اسلام کے معروف مرتب اکبر شاہ خان نجیب آبادی پڑھاتے تھے۔ انہوں نے ایک روز ہمیں خط لکھنے کا طریقہ سکھایا۔ تو اُوپر کونے میں لکھا: "از قادیان۔ دار الامان" مجھے اپنے گھر کے دینی ماحول کے باعث اس زمانے میں بھی معلوم تھا کہ مرزائیت غیر اسلامی تحریک ہے چنانچہ میں نے اپنی کاپی پر قادیان دار الامان کی بجائے لکھا: "قادیان دار الشیطان"۔

اکبر شاہ خان مرحوم نے میری کاپی دیکھی تو آپے سے باہر ہو گئے اور میرے ہاتھ پر تڑاخ تڑاخ بید لگانے لگے۔ پھر یہ بات آئی گئی ہو گئی۔ کئی سال بعد ۱۹۲۸ء میں ایک روز میں علامہ اقبال کے ہاں میکلوڈ روڈ والی کوٹھی میں تھا کہ علامہ کے ملازم علی بخش نے اندر آ کر علامہ سے کہا، ایک صاحب اکبر شاہ خان نجیب آبادی ملنے آئے ہیں۔ وہ اب مجھے پہچانتے نہیں تھے لیکن میں تو خوب پہچانتا تھا۔ میں نے جب انہیں بتایا کہ میں اُن کا شاگرد رہا ہوں تو انہوں نے مجھے مذکورہ واقعہ پر سزا دی تھی تو وہ افسوس کرنے لگے کیونکہ وہ اب مرزائیت سے تائب ہو چکے تھے۔

"سید نذیر نیازی، حیات اور تصانیف"، (نسیم اختر) مقالہ ایم اے اُردو ۱۹۸۳ء، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

© rasailojaraid.com